محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِیْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِی الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ یَمِیْنُهُ۔ (نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب الامام العادل)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات آدمی وہ ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنا سایہ عطا فرمائے گا، وہ ایسا دن ہوگا کہ اللہ کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ وہ سات آدمی یہ ہیں: (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے نشو و نما پائی (۳) وہ شخص جو ایک خالی مکان میں تنہا ہے اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہے، اور اس کی آنکھوں سے خوفِ خدا سے آنسو بہنے لگتے ہیں (۴) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے (۵) وہ دو آدمی جو صرف اللہ کی رضا کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (۶) وہ آدمی جس کو حسب نسب والی خوب رو عورت دعوتِ گناہ دیتی ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ مجھے اللہ سے ڈر لگتا ہے (۷) وہ آدمی جو اس حد تک چھپا کر صدقہ و خیرات کرتا ہے کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہیں جان پاتا کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا کیا۔

یہ حدیث عمل و کردار کی نشان دہی کے لحاظ سے اہم احادیث میں سے ہے۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ سات اوصاف سے متصف ہیں، وہ دنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں کامیاب و کامراں ہیں۔ قیامت کے روز بارگاہِ الٰہی میں ان کو بالخصوص لائق احترام گردانا جائے گا، وہ اللہ کی مہربانیوں کے مستحق قرار پائیں گے اور اس کے ظلِ عاطفت میں جگہ پائیں گے۔

اول! وہ حکمران جو عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ اس میں غریب، امیر، چھوٹے بڑے اور رشتے دار و غیر رشتے دار کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ جو بھی فریاد لے کر آتا ہے، اس کی داد رسی کرتے اور نہایت

ط سے غلط اور صحیح کو پہچانتے اور حقائق کی روشنی میں قدم اٹھاتے ہیں۔ اس سلسلے میں نہ کسی کا لحاظ کرتے ہیں، نہ کسی لالچ میں آتے ہیں۔ سب لوگ ان کی نظر میں برابر ہیں اور رعایا کے تمام حقوق پورا کرتے ہیں۔

دوم! وہ لوگ جو عالمِ جوانی میں احکامِ شریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ ان کے شب و روز امورِ خیر کی م دہی میں گزرتے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے، خدمتِ خلق میں مصروف رہتے ہیں۔ ان کا کاروبار، ی ملازمت اور ان کا ہر معاملہ دیانت داری پر مبنی ہے۔

سوم! وہ لوگ جو تنہائی میں بھی اللہ کا ڈر محسوس کرتے ہیں اور خوفِ خدا سے ان کی آنکھیں پُرنم ہو جاتی ۔ کسی ناروا حرکت کے محض اس لیے مرتکب نہیں ہوتے کہ اللہ نے ان کو اس سے روک دیا ہے۔ انھیں ن یہ احساس رہتا ہے کہ اگر کوئی غلط قدم اٹھائیں گے تو اللہ کے ہاں اس کی بازپرس ہوگی۔

چہارم! وہ لوگ جو نماز کے پابند ہیں، مسجدوں میں باقاعدہ حاضری دیتے اور اپنے آپ کو یادِ خدا میں مشغول تے ہیں۔ مسجد میں انھیں روحانی سکون اور قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

پنجم! اللہ کے وہ بندے جو ایک دوسرے سے مخلصانہ روابط قائم کرتے ہیں، ان کے باہمی تعلقات اس بت کے ہیں کہ ان میں کوئی دنیوی مفاد مضمر نہیں، صرف اس لیے آپس میں میل جول اور پیار محبت رکھتے کہ اس سے مسلمانوں کے مجموعی مفادات وابستہ ہیں اور لڑائی جھگڑے کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں اللہ ل ہوتا ہے اور مسلمانوں کی علاقائی، ملکی اور عالمی برادری کی عزت بڑھتی ہے۔

ششم! وہ لوگ جو فواحش و منکرات سے دامن کشاں رہتے ہیں۔ اگر برائی کے مواقع میسر ہوں تب بھی کے قریب نہیں جاتے۔ برائی کی دعوت دی جائے تو اسے محض اللہ کے ڈر سے ٹھکرا دیتے ہیں۔

ہفتم! وہ لوگ جو خفیہ طریقے سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں، لوگوں میں اپنی سخاوت کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتے نہ کسی پر احسان جتاتے ہیں۔ مستحق افراد کی اس طرح مالی امداد کرتے ہیں کہ دوسرے کو کانوں کان اس کی خبر نہیں اتی۔ وہ نہیں چاہتے کہ لینے والے کی عزتِ نفس مجروح ہو، اور معاشرے میں اس کی ساکھ بگڑے۔

یہ وہ سات چیزیں ہیں کہ اگر مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور سے ان کو اپنا لیں اور اپنے اندر یہ اوصاف پیدا یں تو یقیناً ان کے لیے فوز و فلاح کے دروازے کھل سکتے ہیں اور وہ خلوص و ہمدردی کی دولت سے مالا مال سکتے ہیں۔